خواتین کی صوفیانہ شاعری اور اس کا ارتقاء

Mystical poetry of women and its evolution

Dr. Riffat Shaheen
Lecturer Islamic Studies,Jamia Tul Muhsanat College, Mansehra
Email: riffatshaheen22@yahoo.com

Dr. Bashir Ahmad Malik
Lecturer Islamic Studies, UAJ&K
Email: malikbashir661@gmail.com

Sanaullah
Arabic Teacher at GMS Kabali Koruna Nisatta Charsadda
Email: Sanaullahkhann34@gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract:
Sufi poetry refers to poetry in which real love or religious sentiments are depicted. The real essence of Sufism is real love, which is a passion. Every sufi has a natural affinity for poetry and every poet has a natural affinity for Sufism. In fact, Sufism and poetry have mutual sharing and intuition; there is a basic link of unity which cannot be terminated under any circumstances. Since the beginning of Islam, many women have experimented in various genres of poetry, especially on themes like eulogy, naat, description, bravery, generosity, as well as on the themes of divine love, self-discipline and concern for the hereafter. Women have played a vital role in the development of Sufism which is classically understood to have begun with the Prophet Muhammad (S.A.W). Women mystics have also contributed a lot. Like Sufia women melted their self in the will of Allah. History reveals women remain integrated with sufi. They lit the spark of spirituality and spent their lives to seek out the will of Allah by abstinence of earthly lust, proud and hypocrisy. Love seeker of Allah and Rasul gets eternal benefits by concentrating purification of moral values. There are famous female mystics like Rabia Basri, Rabia Qazdari, Memoona Sooda, Bibi Rashaa, Ayesha Taimuria, Lil Aarifa, Nawab Shahjehan Begum, Fatima Qasiri Rehana, Behtar, & Tasneem. This article comprises a brief analysis of Mystical poetry of women and its evolution that preserved the spiritual heritage for coming generations. Genuinely in this age of industrialization, a peaceful message of Sufi ladies cannot be neglected.

Key Words: *Sentiments, Sufism, Affinity for poetry, Self-discipline, Mystics, Purification, Spiritual heritage.*

صوفیانہ شاعری:

صوفیانہ شاعری سے مراد ایسی شاعری ہے جس میں عشق حقیقی یا مذہبی جذبات کی عکاسی کی جائے۔[1] صوفیانہ شاعری کے متعلق مولانا شبلی نعمانی فرماتے ہیں: ”شاعری اصل میں اظہار جذبات کا نام ہے۔ تصوف سے پہلے جذبات کا سرے سے وجود ہی نہ تھا۔ تصوف کا اصلی مایہ خمیر، عشق حقیقی ہے، جو سر تاپا جذبہ اور جوش ہے۔ اب زبان سے جو کچھ نکلتا تھا گرما دینے والا تھا۔“[2]

دوسری جگہ مولانا شبلی لکھتے ہیں: ”غزل کی تاریخ تصوف سے شروع ہوتی ہے۔ تصوف کا تعلق تمام تر واردات اور جذبات سے ہے اور اس کی تعلیم کی پہلی بنیاد عشق ومحبت ہے، تصوف کی ابتداء اگرچہ تیسری صدی کے آغاز میں ہوئی لیکن پانچویں صدی اس کے عروج کا زمانہ ہے۔ اور یہی زمانہ غزل کی ترقی کا ہے۔ تصوف سے ایک خاص تعلق، صوفیانہ شاعری کی ترقی کا بڑا سبب بن گیا۔“[3]

بقول صفی حیدر دانش:

”تصوف وجدانہ شاعری کی ایک آئینی شکل ہے اور شاعری ذوق صوفیانہ کی ایک والہانہ صورت کہی جاسکتی ہے۔ ہر صوفی ذوق شعر سے اور ہر شاعر تصوف سے فطری لگاؤ رکھتا ہے۔ در حقیقت تصوف وشاعری میں باہمی اشتراک ووجدانیت کے سبب ایک ایسا بنیادی رابطہ اتحاد قائم ہے جو کسی حالت میں ختم نہیں کیا جاسکتا۔“[4]

صوفیانہ شاعری کا آہنگ عشق حقیقی سے عبارت ہے اور غزل اس مشق کے ظہور کا پیرہن ہے۔ صوفی وجدانہ شاعری کا پیکر ہوتا ہے، وہ اپنے جذبات سے عشق حقیقی میں اصل رنگ بھر دیتا ہے۔

صوفیانہ شاعری کا فروغ وارتقاء:

اسلام کے آغاز ہی سے متعدد خواتین نے شعروشاعری کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی بالخصوص مرثیہ نگاری، نعت، اوصاف نگاری، بہادری، سخاوت جیسے موضوعات کے ساتھ ساتھ محبت الہیٰ، تذکیہ نفس، فکر آخرت وغیرہ موضوعات پر بھی عمدہ اشعار پیش کیے۔ البتہ تصوف کے فروغ کے بعد صوفیہ نے جس طرح صوفیانہ مباحث کو اشعار کے ذریعہ عام کیا۔ اسی طرح صوفیہ خواتین بھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔

مرد صوفیاء کے ساتھ ساتھ خواتین صوفیاء نے بھی صوفیانہ شاعری اور نثر میں اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ کیونکہ خواتین پرجوش تھیں۔ صوفی شعراء نے تصوف کے مسائل کو اپنی شاعری میں بڑے عمدہ انداز میں بیان کیا ہے۔ شاعری کا ذوق تیسری اور چوتھی صدی ہجری کے صوفیائے اسلام میں اسی وقت رواج پذیر ہو چکا تھا جبکہ اسلامی تصوف اپنے ابتدائی دور ارتقاء سے گزر رہا تھا۔

عبدالمالک آزری لکھتے ہیں کہ: ”رابعہ شامیہ کی طرف (جو دوسری صدی ہجری میں گزری ہیں) صوفیانہ اشعار منسوب کیے جاتے ہیں جنہیں وہ عشق ومحبت، خوف ووحشت کے غلبہ کے وقت پڑھا کرتی تھیں“۔[5]

رابعہ عربی کی بھی کامیاب شاعرہ تھیں، ان کے فارسی کلام میں عربی الفاظ ترکیبیں اور فقرے بکثرت استعمال ہوئے ہیں۔

حبیب لیس یعد له حبیب　　　ولا السواه فی قلبی نصیب

حبیب غاب عن بصری وشخصی　　　ولکن عن فوادیی لایغیب[6]

رابعہ عدویہ / رابعہ بصری: (م ۱۸۵ھ)

دوسری صدی ہجری کی شہرہ آفاق صوفی خواتین میں عارفہ، رابعہ عدویہ زہد وتقویٰ اور تصوف کے میدان میں ایک منفرد حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ کا صوفیانہ شاعری میں قابل قدر حصہ شامل ہے۔ آپ کی صوفیانہ شاعری کا زیادہ حصہ رب ذوالجلال کے عشق کی دعوت پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی شاعری میں کیف ومستی کی ایک نمایاں زیادتی محسوس ہوتی ہے۔

بلاشبہ حب الہیٰ، تجرد اور صدق میں رابعہ کو سبقت کی فضیلت حاصل ہے۔ اور بشر حافی، ذوالنون مصری، ابن الفارض اور ابن عربی جیسے چوٹی کے لوگوں سے سبقت لے گئی ہیں۔ رابعہ کے کلام کا نمونہ ذیل میں درج ہے۔

احبک حبین حب الھوی　　　　وحبا لاتک اھل لذا کا
فاما الذی ھو حب الھوی　　　　وشغلی بذکرک عمن سواکا
واما الذی انت اھل له　　　　فکشفک لی لحجب فی ارا کا
فلا الحمد فی ذاولا ذاک لی　　　　ولکن لک الحمد فی زاوذاکا[7]

ریحانہ والہہ:(دوسری صدی ہجری)

ریحانہ والہہ ربلہ کی ایک عبادت گزار خاتون تھیں۔ یہ اپنے عہد کے نامور زاہد وصوفی حضرت صالح المریؒ کی ہم عصر تھیں۔ انہوں نے اپنے گریبان پر لکھا ہوا تھا:

انت أنسي وھمتي وسروری　　　　ابی القلب ان یحب سواک
یا عزیزی وھمتي ومرادی　　　　طال شوقي متی یکون لقاک
لیس سوالی من الجنان نعیم　　　　غیرا انی أرید ان القاک [8]

شعوانہ:(م۱۷۵ھ)

صوفیہ شعوانہ کا تعلق شہر اُبُلّہ سے تھا۔ فضیل بن عیاضؒ المتوفی ۱۸۷ھ کی ہم عصر تھیں۔ لوگوں میں وعظ کرتی تھیں اور ان کو چیزیں پڑھ کر سناتی تھیں۔ ان کی آواز بہت اچھی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی، مجاہدہ کرنے والی اور رونے، رلانے والی خاتون تھیں۔
شعوانہ یہ شعر پڑھ کر روتی رہتی تھیں۔

یؤمل الدنیا لتبقی له　　　　فوافی المنیته قبل الامل
حثیثا یروی اصول الغسیل　　　　فعاش الغسیل ومات الرجل
لقد امن المفرور دار مقامه　　　　ویوشک یوما ان یخاف کما امن [9]

میمونہ سوداء:(م۳۹۵ھ)

میمونہ شاعرہ ہونے کے ساتھ ساتھ حسن خطابت میں بھی باکمال تھیں جس سے سخت سے سخت دل موم ہو جاتے تھے۔ آپ کا ایک قطعہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

قلوب العارفین لھا عیون　　　　تری مالا یراہ الناظر ونا
والسنة قد تناجی　　　　تغیب عن الکرام الکاتبینا
واجنحه تطیر بغیر ریش　　　　ال ملکوت العالمینا
فتسقیھا شراب الصدق صرفا　وتشرب من کوؤس العارفینا [10]

فارسی شاعری میں تصوف کے مسائل پانچویں صدی ہجری کے اوائل میں نظم ہونے لگے۔ فارسی صوفیانہ شاعری کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے (اس کا اطلاق ترکی اور اردو شاعری پر بھی ہوتا ہے) ایک حصے کا تعلق پند و نصیحت سے ہے دوسرے کا رومان پسندی سے اور تیسرا انغماتی ہے۔

بی بی رابعہ قزداری (دختر کعب): (چوتھی صدی ہجری)

چوتھی صدی ہجری کی مشہور شاعرہ بلکہ فارسی زبان کی اولین شاعرہ ہیں۔ رابعہ کی غزلوں میں جوش محبت، فصاحت، لطافت اور حسن تاثیر پائی جاتی ہے۔ ان کی غزلیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

عشق اوبازاندر آوردم بہ بند کوشش بسیار نباید سود مند
عشق دریائے، کرانہ ناپدید کے تواں کردن شاب اے مستمند
عشق راخواہی کہ باپایاں سری بسکہ بہ پسندید باید ناپسند
زشت باید دید وانکارید خوب زہد باید حوزدو انکارید قند
توسنی کردم ندانستم ہمے کرکشیدن تنگ تر گردو کمند [11]

”میں اس کی محبت کو اپنے اندر بند کرنا چاہتی تھی مگر ساری کوشش فائدہ نہیں دے رہی۔ عرصے سے میں پکارتی ہوں اور دن بدن قید سخت ہوتی جاتی ہے اس کے لیے دیدار تکلیف دہ اور چہرہ آگ اور ہر اچھی نصیحت زہر لگتی ہے۔ میرا اس کو بلانا ایسے ہے جیسے تنہا عاشق کسی سنگدل کو منا رہا ہو۔ تو اس وقت درد، عشق، جدائی کا داغ اور غم برداشت کرنے کا صدمہ جانے گا جب ہجر کی تکلیف دیکھے گا پس میری قدر جانے گا۔“

رابعہ قزداری فارسی کے قدیم ترین شہر ارود کی، بلخی وغیرہ کی ہم عصر ہے اور اس دور سے اس کا تعلق ہے جو فارسی شعر و ادب کا اولین دور کہا جاتا ہے۔ وہ اعلیٰ درجے کی شاعرہ تھی۔[12]

چوتھی صدی ہجری کی خواتین شاعرات میں بی بی مریم اندلسیہ اور بی بی عائشہ بنت احمد قابل ذکر ہیں۔ یہ دونوں قادر الکلام شاعرہ تھیں۔

بی بی مریم اندلسیہ: (چوتھی صدی ہجری)

مریم اندلسیہ اندلس کے شہر شلب کی رہنے والی تھی۔ مگر پھر اشبیلیہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی اور وہاں پر خواتین کے لیے ایک درسگاہ بھی قائم کی، جہاں وہ خواتین کو دینی علوم کے ساتھ شعر و ادب کی تعلیم بھی دیا کرتی تھیں۔ وہ شعر و سخن کا نہایت اعلیٰ ذوق رکھتی تھیں۔ وہ ایک قادرالکلام شاعرہ تھیں۔

مالی بشکر الذی اولیت من قبل لم اننی حزت نطق اللسن فی الحلل[13]

عائشہ بنت احمد القرطبیہ: (م ۴۰۰ھ)

قرطبہ کی رہنے والی تھیں۔ اپنے دور کے اعلیٰ پائے کے شعراء میں شمار کی جاتی تھیں۔ مؤرخ ابن حیان کہتے ہیں کہ اندلس کی خواتین میں کوئی عورت علم و فہم اور شعر و ادب میں اس باکمال خاتون کے معیار کی نہ تھی۔ وہ فی البدیہ اشعار کہتی تھیں۔

اراک اللہ فیہ ما ترید ولا برحت معالیہ تزید
فقد دلت مخایلہ علی ما تومله وطالعه السعید
تشوقت الجیاد له وهزال حسام هوی واشرقت البنود[14]

پانچویں صدی ہجری میں بی بی اُم البلا اور بی بی اُمۃ العزیز کا شمار باکمال عالمات اور شاعرات میں ہوتا ہے۔

بی بی ام البلاء: (پانچویں صدی ہجری)

آپ کا تعلق اندلس سے تھا۔ آپ کے والد کا نام سوداگر یوسف تھا۔ آپ ایک بلند پایہ کی شاعرہ اور عالمہ تھیں۔

افهم مطارح احوالی وما حکمت   به الشواهد واعذرنی ولا تلم

ولا تككنی الی عذرابينه   شتر المعازيريحتاج الكلم

وكل ما جئته من ذلة فبما   اصبحت فی ثقة من ذالک الكرم[15]

بی بی اُمۃ العزیز: (پانچویں صدی ہجری)

امتہ العزیز اندلس (ہسپانیہ) کی رہائشی تھیں۔ علم وفضل اور اپنے حسب نسب کی بناء پر الشریفہ کے لقب سے مشہور تھیں۔ اس نے بہترین اور اعلی پائے کی شاعری کی۔

لحاظكم تجرحنافی الحشا ولحظنا يجرحكم فی الخدود

جرح بجرح فاجلعوا ذا بذافما الذی اوجب جرح الصدود[16]

بی بی نزعون علم وفضل کے لحاظ سے اپنی ہم عصر خواتین میں ممتاز تھیں۔ اسی دور میں خواتین میں بی بی اُم الہنانہایت باکمال خاتون گزری ہیں۔ وہ ایک بلند پایہ شاعرہ اور کچھ کتابوں کی مولفہ بھی تھیں۔ سی طرح بی بی تقیہ شامیہ جن کی کنیت ام علی تھی۔ شام کی نامی گرامی شاعرہ گزری ہیں۔

بی بی نزعون: (پانچویں صدی ہجری)

بی بی نزعون اندلس کے شہر غرناطہ کی رہنے والی تھی۔ والد کا نام ابو بکر غسانی تھا۔ وہ علم ادب کی ماہر اور بلند درجہ کی شاعرہ تھی۔ علامہ مقری نے نفح الطیب میں چند اشعار نقل کیے ہیں۔

ان كان ما قلت حقاً   من بعض عهد كريم

مضا ر ذكری ذميماً   يعزی الی كل لوم

وصرت أقبع شی ءٍ   فی صورة المخزومی[17]

بی بی ام الہنا: (چھٹی صدی ہجری)

آپ قرطبہ میں پیدا ہوئیں اور وہیں پرورش پائی۔ آپ کے والد قاضی ابو محمد عبد الحق اپنے دور کے بہت بڑے فقہیہ تھے۔ آپ کے والد نے آپ کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔ آپ شعر وشاعری میں بہت اونچا مقام رکھتی تھیں۔ آپ نے کچھ کتب بھی تحریر کیں۔

لئن قد حمی عن ثغرها كل حائم فما يزال يحمی

فذلک تحميه القواضب والقنا وهذا حماه من لواحظها السحر[18]

نویں صدی ہجری کی عرفانی شاعری کو کمال تک پہنچانے والی خواتین میں بی بی اُمۃ الخالق، بی بی زینب اور بی بی مرم بنت علی نویں صدی ہجری کی نامور شاعرات گزری ہیں۔ خاص طور پر بی بی زینب کے بلند پایہ کلام اور شاعرانہ کمالات سب پر عیاں ہیں۔

بی بی امتہ الخالق: (م ۹۲۰ھ)

بی بی امتہ الخالق ۸۱۴ھ میں پیدا ہوئیں۔ آپ عدالطیف بن صدقہ بن عوص المنادی العقبی کی بیٹی تھیں۔ آپ علامہ جمال الدین عنبلی کی مجالس میں شرکت کرتی تھیں۔ شعر وشاعری سے بھی خاص رغبت رکھتی تھیں۔ آپ ۹۲۰ھ میں فوت ہوئیں۔ درج ذیل اشعار ان سے منسوب ہیں۔

هی المقادیر قد عنی او تزر — ان کنت اخطات فما اخطاالقدر

اذاارادالله امرا بامرء — وکان ذا عقل وسمع وبصر

اعم اذنیه واعما قلبه — وسله من عقله سل الشعر

حتی اذا الفذ فیه حکمه — ردالله عقله لیعتبر [19]

مریم بنت علی:(م۸۹۱ھ)

آپ نور الدین ابو الحسن علی کی بیٹی اور علامہ سیف الدین حنفی کی والدہ تھیں۔ آپ ۸۰۷ھ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی کنیت ام ہانی تھی۔ آپ نے ۸۹۱ ھ میں وفات پائی۔ آپ نحو، فقہ کے ساتھ ساتھ شعر و شاعری میں بھی مہارت رکھتی تھیں۔

فکن حامد الله شاکر و فضله — علی سائر الاحوال فی السر و الجهر

وکن ساجد اللهم ما دمت قادراََ — نعلک تخطی بلسیا هوالفخر

فیاایهاالانسان لا تک جاهلا — واعلم بان الله هوا لکاشف الضر[20]

عائشہ بنت یوسف الباعونی دسویں صدی ہجری کی ان خواتین میں شامل ہیں جو فصیحہ اور بلیغہ شاعرہ تھیں۔ انھوں نے اپنے دیوان میں بہت عمدہ اور اعلیٰ اشعار لکھے۔ عائشہ باعونی کے اخلاق اور تصوف کے متعلق سحر انگیز اشعار ہیں۔

عائشہ بنت یوسف الباعونی:(م۹۲۲ھ)

عائشہ بنت یوسف بن احمد باعونی، دمشق میں ایک علم و تقویٰ مآب خاندان میں پیدا ہوئیں۔ قاہرہ سے حدیث، فقہ اور دوسرے علوم دینی سے فراغت حاصل کر کے علمی و ادبی سرگرمیوں میں مشغول ہوگئیں۔ وہ ایک اعلیٰ پائے کی عالمہ اور قادر الکلام شاعرہ تھیں۔ ان کی وفات ۹۲۲ھ میں ہوئی۔ آپ نے علم بدیع پر کتاب "الفتح المبین فی مدح الامین" لکھی۔ حضور ﷺ کی مدح میں فیض الفضل بھی لکھی۔ ان کے قصیدے کا مطلع یہ ہے۔

فی حسن مطلع انوار بذی سلم — اصبعت فی زمرة العشاق کالعلم

اقول ولدمع جارجارح مقلی — والجار جار بعذل فیه متهم[21]

اسی صدی میں ایک نامور ترک شاعرہ بی بی صدقی گزری ہیں۔ بڑی خدا پرست اور عالمہ فاضلہ خاتون تھیں۔ ایک دیوان کے علاوہ دو طویل مثنویاں بھی یادگار چھوڑی ہیں۔ ان پر تصوف کا رنگ نمایاں ہے اور بہت حد تک عارفانہ کلام ہے۔[22]

بارہویں صدی ہجری میں بی بی زبیدہ بنت اسعد (م ۱۱۹۴ھ) کا شمار اونچے درجے کی شاعرات میں ہوتا ہے۔

تیرہویں چودھویں صدی ہجری کی مشہور شاعرہ خواتین میں بی بی فطنت خانم (م۱۲۵۸ھ)، بی بی لیلی خانم (م ۱۲۶۴ھ)، بی بی شرف خانم (پیدائش ۱۲۲۴ھ)، سری خانم (پیدائش ۱۲۳۰ھ) اور بی بی رشحہ بھی مشہور و معروف شاعرہ گزری ہیں۔

بی بی رشحہ:(تیرھویں صدی ہجری)

تیرہویں صدی ہجری میں ایران میں مشہور شاعرہ تھیں۔ آپ ہاتف کاشانی کی دختر تھیں اور ان کا تعلق سادات خاندان سے تھا۔ اصل نام بیگم اور رشحہ تخلص کرتی تھیں۔ آپ صاحب دیوان شاعرہ تھیں۔ آپ کے چند اشعار یہ ہیں۔

دل رفت وزخون دیدہ مارہ — پیداست برخ ازاں علامت

پی تپد از شوق دل در سینہ ام گوئی کہ باز　　　تیر دلداری بدل زاہد کمانے می رسد

اشکم ز ہجر تو ہر روز تا سمک　　　آہم ز دست خوئے تو ہر شام تا سماک[23]

عائشہ تیموریہ اپنے دور کی ان خواتین میں شامل ہیں، جنہوں نے فن شعر وادب میں بلند مقام بنایا اور ان شاعرہ عورتوں میں سے ایک ہیں ، جنہوں نے فن مرثیہ میں اپنا حلقہ بنایا۔ اور اس فن میں موجد کے درجے کو پہنچی اور کمال پیدا کیا۔

عائشہ التیموریہ: (م ۱۳۲۰ھ)

عائشہ تیموریہ ۱۲۵۶ھ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کو عربی، فارسی اور ترکی تینوں زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ آپ مصر کی مشہور و معروف شاعرہ تھیں۔ عربی زبان میں شاعری کرتی تھیں۔ آپ کا کلام فصیح و بلیغ اور نہایت دل نشین تھا۔ آپ نے ۱۳۲۰ھ میں اس دار فانی سے کوچ کیا۔ آپ کا دیوان حلیتہ الطراز کے نام سے چھپ چکا ہے۔

رب الدراھم احصاھا وعددھا　　　فی حص الکباسه الفا علی الف

والحمد لله اذعدی لمسبحتی　　　وعن سواھاترانی قاصرالطراف

صوفی شاعرات کی دین میں دوسری اہم چیز وہ اصلاحات ہیں جو ان کی طرف سے فارسی شاعری میں پہلے سے چلی آ رہی تھیں۔ بہت سی ایسی ہیں جن کے مطالب میں انہوں نے تبدیلیاں کرلیں اور انہیں بالکل نئے معنی عطا کئے اور بعض بالکل نئی ہیں اور صوفی شعراء سے پہلے کبھی استعمال نہیں ہوئیں۔

پاک وہند میں صوفیانہ خیالات واحساسات نے بہت جلد اپنی جگہ بنائی اور شعراء نے مختلف نظریات اپنا کر اپنے احساسات کو شعروں کے سانچے میں ڈالا۔ انہیں شعراء کی شاعری نے بلاشبہ انحطاط کے دور میں تصوف کے ذریعے ہماری زندگی اور ادب پر بھرپور اثر ڈالا۔ شعر العجم میں شبلی نعمانی صاحب یوں لکھتے ہیں "جن شعراء نے تصوف کو شاعری کا زیور بنایا وہ تارک الدنیا نہ تھے بلکہ اپنے معاشرتی فرائض بخوبی ادا کرنے والے تھے۔ انہوں نے تصوف کو محض نظریے کی حد تک نہیں برتا بلکہ عمل بھی کیا۔ انہی کی وجہ سے اردو شاعری کو نئی فکر اور نیا انداز ملا۔"[24]

صوفیاء خواتین نے نہ صرف فارسی زبان بلکہ عام لوگوں کی زبان مثلاً پنجابی، سرائیکی، سندھی، پشتو، بلوچی اور اردو میں بھی اپنا پیغام عام کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی زبانوں کے ادب کا فروغ انہی صوفیائے کرام کے ذریعے ہوا۔ یہی پاکستانی زبانوں کی اساسی شاعری کے علم بردار ہیں"۔[25]

جب ہم پاک وہند کی صوفیانہ شاعری پر نگاہ ڈالتے ہیں تو متعدد صوفی شعراء ایسے ملتے ہیں جن کے اشعار عشق الہیٰ میں رچے بسے ہوئے ہیں۔

بی بی فاطمہ سامؒ: (م ۶۴۳ھ)

بی بی فاطمہ سام نام اور فاطمی تخلص تھا۔ بی بی فاطمہ سامؒ بہت عابدہ، زاہدہ اور مخیر خاتون تھیں۔ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود شکر گنجؒ (م ۶۶۲ھ) کی ہم عصر تھیں۔ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود فرمایا کرتے تھے کہ " اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سام کو عورتوں کی شکل میں مرد حق بنا کر بھیجا ہے۔"

بی بی فاطمہ سامؒ ایسی صالحات میں سے تھیں جو اکثر اشعار حسب حال کہا کرتی تھیں۔

ہم عشق طلبی کی وہم جاں خواہی　　　ہر دو طلبی ولے میسر نشود[26]

انسان محبت کی تمنا بھی رکھتا ہے اور مرتبہ کی بھی، مگر دونوں کو حاصل کرنا ممکن نہیں۔

لل عارفہ: (م۷۸٦ھ)

آپ کو لل ماج، لل دیدی، للی ایشوری بھی کہا جاتا ہے۔ غیر مسلم ان کو دیوی اور مسلمان ولی اللہ سمجھتے تھے۔ آپ کا نام پدماوتی تھا۔ حضرت شاہ ہمدان، شیخ نورالدین ولی، اور دوسرے مسلمان بزرگوں کے فیض سے لل عارفہ بھی خدائے واحد کی پرستار اور مذہب اسلام کی دلدادہ بن گئی، لل بیج بہاڑہ نامی گاؤں میں کافی لمبی عمر پاکر وفات پاگئی، آپ کو اسلامی طریقہ پر دفن کیا گیا۔ ان کا کلام ذیل میں درج ہے۔

بیس ہیونہ پرکاش کاہنہ پیس ہیونہ تیرتھ کاہنہ

دیس ہیونہ باندو کاہنہ پیس ہیونہ سکھ کاہنہ [27]

یعنی معرفت و خداشناسی سے بہتر کوئی روشنی، ارادے سے بہتر کوئی تیرتھ، خدا سے بہتر کوئی دوست اور خوف الٰہی سے بہتر کوئی سکھ نہیں۔
جاناں بیگم جو عفت شعار اور پاک دامن خاتون تھی۔ شعر و سخن کا نہایت عمدہ ذوق رکھتی تھی۔

جاناں بیگم: (م۱۰۷۰ھ)

جاناں بیگم عبدالرحیم خانخاناں کی دختر تھیں اور شہزادہ دانیال کی بیوی تھیں۔ آپ کے والد نے ایک عظیم الشان کتب خانہ قائم کیا ہوا تھا جس میں نایاب کتابیں بڑی تعداد میں موجود تھیں۔ جاناں بیگم نے قرآن مجید کی تفسیر فارسی زبان میں لکھی تھی۔ آپ شعر و سخن کا بہت عمدہ ذوق رکھتی تھیں۔ آپ کے کلام کے یہ تین اشعار محفوظ رہ گئے ہیں۔

عاشق ز خلق عشق تو پنہاں چساں کند   پیداست از چشم ترش خوں گریستن

زراہ امن و سلامت کسے بہ او نرسد   غبار تا نشود خاک پا بہ او نرسد

خیز تارہ برہ گزار کنیم   خویش را چشم انتظار کنیم [28]

اب عاشق تو عشق کے بعد حالت کو کیسے پوشیدہ کرتا ہے تیری دو آنکھوں سے رونے کا خون ظاہر ہے۔ امن اور سلامتی کے راستے سے اس تک کون پہنچا ہے جب تک پاؤں کی خاک غبار نہ بن جائے اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ اٹھو تارہ کو راہ گزار بنادو اپنے آپ کو انتظار کرنے والی آنکھ بنادو۔

بی بی گلشن (م۱۰٦۹ھ)، زینت نسا(م۱۱۲۲ھ)، حیات نسا بیگم حیا(م۱۲۵۳ھ)، بی بی فاطمہ صغری(م۱۲۹۵ھ)، نواب شاہ جہاں بیگم(م۱۳۱۸ھ)، سیدہ خیر النسا بہتر(م۱۳۸۸ھ) اور سیدہ امتہ اللہ تسنیم(م۱۳۹٦ھ) ایسی خواتین تھیں جو کمال کی شاعرہ بھی تھیں۔

فاطمہ قیصری ریحانہ: (تیرہویں صدی ہجری)

فاطمہ قیصری جو ایک منفرد اسلوب رکھتی ہیں۔ آپ کا آبائی تعلق قصبہ کوٹ ضلع فتح پور سے ہے۔ لیکن ان کی تعلیم و تربیت بھوپال میں ہوئی۔ قیصری کا فارسی کلام بہت پر اثر ہے۔ یہاں ان کے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں۔

نہ سازم منزل خود کعبہ و دیر و کلیسا را   نہ ضائع می کنم بر آسان غیر سجدہ ر

بیا ساقی سرت گردم مرا جام محبت دہ   بیا تا شکنم از شیشہ قصر تمنا را [29]

نہ میں اپنی منزل کعبہ بت خانہ اور کلیسا کو بناتی ہوں اور نہ میں اپنا سجدہ کسی غیر کے در پر ضائع کرتی ہوں۔ دل آبگینے کی طرح نازک ہوتا ہے اس کی زینت محبت سے ہے جس طرح آبگینے کی زینت شراب کی وجہ سے ہوتی ہے۔

اختر: (م۱۲۸۰ھ)

نواب اختر محل نام، اختر تخلّص، خاندانِ تیموریہ کی نہایت صاحب عزت خاتون تھیں۔ ذکی، ذہین، طباع اور نیک مزاج تھیں۔ نعت و منقبت سے خصوصی شغف رکھتی تھیں ان کا بیشتر کلام انہی اصناف میں ہے۔

تجھ پہ قربان ہوں میں اے ہاشمی و مطلبیّ — کہ ہے مشہور دو عالم تری عالی نسبی

دیکھ رتبے کو ترے شوکتِ افلاک دبی — مرحبا سیّد مکی مدنی العربی[30]

نواب شاہ جہاں بیگم: (م۱۳۱۹ھ)

نواب شاہ جہاں بیگم ۱۲۸۵ھ میں بھوپال کی رئیسہ بنیں۔ آپ بڑی عالمہ اور فاضلہ خاتون تھیں۔ آپ کو شعر و شاعری سے بھی دلچسپی تھی۔ آپ عموماً فارسی میں مشق سخن کرتی تھیں اور فارسی میں شاہ جہاں تخلص تھا۔ آپ کی مثنوی کے چند اشعار ذیل میں درج ہیں۔

دلکشا باغ لطیف و خوب است — فرحت افزا چوں رخ محبوبست

ثمرش قوت دلہائے ضعیف — گل او تازگی جان نحیف[31]

دل کو کھول دے اس لیے کہ باغ مزے دار اور خوبصورت ہے اور محبوب کے چہرے کی طرح فرحت افزا ہے۔ کمزور دلوں کی قوت کا پھل اور اس کا پھول کمزور جان کی تازگی ہے۔

بہتر: (م۱۳۸۸ھ)

خیر النساء نام اور بہتؔر تخلص تھا۔ رائے بریلی کے مشہور خانوادۂ سادات کے بزرگ حضرت سید شاہ ضیاء النبی حسنی کی صاحبزادی تھیں۔ ان کی دینی تعلیم کا خاص انتظام کیا گیا۔ قرآن کریم حفظ کرایا گیا اور عربی، فارسی اور اردو زبانوں کی تعلیم بھی بقدر ضرورت دی گئی۔ "باب رحمت" ان کی علمی یادگار ہیں۔ وہ اخلاق و تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ تھیں۔ وہ حمدیہ اور دعائیہ اشعار کہتی تھیں۔ نمونہ کلام درج ذیل ہے۔

دکھا دے یارب وہ شکل زیبا مجھے یہ فرصت ملے الٰہی — کروں میں دیدار مصطفٰے کا مجھے یہ نعمت ملے الٰہی

یہی تمنا ہے اب تو یارب کہ مجھ کو پہنچادے پاک طیبہ — نکالوں دل کی میں حسرتیں سب، مجھے یہ نعمت ملے الٰہی

اگر ہو جانا مدینہ بہتر کبھی نہ آؤں وہاں سے پھر کر — جیوں وہیں مروں وہیں پر مجھے وہ قسمت ملے الٰہی[32]

تسنیم: (۱۳۹۶ھ)

عائشہ نام، امۃ اللہ کنیت اور تسنیم تخلص تھا۔ ۱۳۲۶ھ کو بریلی میں پیدا ہوئیں۔ سیدہ امۃ اللہ تسنیمؒ (سید ابوالحسن ندوی کی ہمشیرہ تھیں) جو خاندان میں عائشہ بی کی عرفیت سے مشہور تھیں۔ انہوں نے قرآن پاک، فارسی اور اردو کی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی اور اپنے بھائی مولانا سید ابوالحسن علی سے عربی میں مہارت حاصل کی۔ ان کو شعر و ادب سے فطری لگاؤ تھا۔ علمی خاندان کی وجہ سے علمی ذوق و شوق پیدا ہوا۔ بچوں کے لیے قصص الانبیاء (تین حصّے) "ہمارے حضور" مقبول عام ہیں۔ دو مجموعہ پائے کلام "موج نسیم" (نعتوں کا مجموعہ) اور (مناجاتوں کا مجموعہ) "باب کرم" شائع ہو چکے ہیں۔ کلام کا نمونہ مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت اقدس مرسل خاتم صلی اللہ علیہ وسلم — مظہر دیں اور رہبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم

زینت مکہ جان مدینہ میں ہوں قربان مدینہ — کوچہ کوچہ میں نقش قدم صلی اللہ علیہ وسلم
نور ہے جس کا سب سے اوّل بعثت جس کی سب سے آخر — سب سے مؤخر سب سے مقدم صلی اللہ علیہ وسلم
خلقت جس کی سب سے بہتر بعثت جس کی توحید کی مظہر — جس کا مدّاح خالق اعظم صلی اللہ علیہ وسلم[33]

ان شاعرات کے ہاں توحید و رسالت کے رموز رسمی عقیدت کے بجائے عشق الٰہی میں بسے ہوئے ملتے ہیں۔ تیرہویں اور چودھویں صدی ہجری (اٹھارھویں اور انیسویں صدی عیسوی) میں اسلامی تہذیب و ثقافت اور ملی وحدت کو مختلف تاریخی عوامل کے باعث خطرات لاحق تھے۔ اس لیے صوفی شعراء نے موجودہ پاکستان کے مختلف گوشوں میں جداجدا اسلامی تعلیمات کی اشاعت و ترویج کی جدوجہد جاری رکھی۔ انہوں نے توحید و رسالت، اتفاق و اتحاد، وحدت و یگانگت کے مفاہیم عام فہم انداز میں بیان کیے۔ خود شناسی کو خدا شناسی کا بہترین ذریعہ قرار دیا۔ اور روحانی بیماریوں سے بچنے کا درس دے کر ایمانی تازگی کا جذبہ بیدار کیا۔ الغرض خواتین نے اس میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں اور کئی خواتین بڑے بڑے شعراء اور ادباء میں سے شمار کی گئی ہیں۔ جو فصیح و بلیغ کلام رکھنے والی ہیں اور جنہوں نے بہت ہی عمدہ تالیفات و تصنیفات کی ہیں۔

نتائج البحث:

صدر اسلام سے ہی بے شمار خواتین نے شعر و شاعری کی مختلف اصناف میں اپنے ذوق کے مطابق طبع آزمائی کی جن میں سے مرثیہ نگاری، نعت،، بہادری، سخاوت جیسے موضوعات قابل ذکر ہیں۔ لیکنن اس کے ساتھ ساتھ محبت الہیٰ، تزکیہ نفس، فکر آخرت وغیرہ موضوعات پر بھی عمدہ اشعار پیش کیے۔ تصوف کے فروغ میں صوفیاء خواتین بھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔

مرد صوفیاء کے ساتھ ساتھ خواتین صوفیاء نے بھی صوفیانہ شاعری اور نثر میں اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ خواتین صوفی شعراء نے تصوف کے مسائل کو اپنی شاعری میں بڑے عمدہ انداز میں بیان کیا ہے۔ خواتین صوفیاء کی شاعری کے موضوعات اور مضامین کو الگ سے مرتب کرنا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ خواتین نے بھی تصوف کے فروغ میں اپنا بھرپور کردار کیا ہے۔ اس حوالے سے صوفی خواتین کی شاعری کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے تاکہ ہر دور کے فن اور مزاج کو سمجھ کر صوفیانہ شاعری کے مختلف پہلوؤں پر مستقل تحقیقی کام کیا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات (References)

1 **اردو لغت**، ترقی اردو بورڈ، کراچی، ۱۹۹۱ء، ص ۱۰۱۵

Urdu luggat, taraqi urdu board, Karachi, 1991AD, p:1015

2 شبلی، نعمانی، مولانا: **شعر العجم**، نیشنل بک فاونڈیشن، (ت، ن)، ج ۵، ص ۱۲۰

Shibli, Noumani, moulana, sher ul ajam, national book foundation, vol.5, p.120

3 ایضاً، ص ۲۳

Ibid, p.23

4 دانش، صفی حیدر، پروفیسر: **تصوف اور شاعری**، سندھ ساگر آکادمی، ۱۹۴۸ء، ۲۱

Danish, Saffi Haidar, Professor, Taswaf or shaeri, Sindh Sagar academy,1948 AD, p.21

5 آزری، عبد المالک: **انتخاب دیوان شمس تبریز**، (ت، ن)، ص۱۳۶

Azari, A bdul Maalik , Intkhab dewan shams tabreez, p.136

6 ابن جوزی، عبد الرحمن: **صفۃ الصفوۃ**، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۰۹ھ، ج۴، ص۲۴۹

Ibn Jouzi ,Abdur Rehman , Sifat ul Safwa , darul ktub al almiya ,Beroot, Lubnan, 1409 AH, p.249

7 الغزالی، ابو حامد محمد: **احیاء علوم الدین**، دار المعرفہ بیروت، (ت، ن)، ج۴، ص۳۱۰

Al Gazali, Abu Hamid Muhammad, Ihyaa o ullom ul din, dar ul almaarfa Beroot, vol.4, p.310

8 جامی، عبد الرحمٰن، مولانا: **نفحات الانس**، کتاب فروش محمودی، ۱۹۱۴ء، ص۸۸۵

Jami, Abdul Rahman, Moulana, Nafhat ul Uns, kitab faroosh Mahmodi, 1914 AD, p.885

9 ابن جوزی: **صفۃ الصفوۃ**، ج۴، ص۸۰

Ibn Jouzi ,Abdur Rehman , Sifat ul Safwa, p.80

10 الصفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک: **الوافی بالوفیات**، داراحیاء التراث العربی، ۲۰۰۰ء، ص۶۳

Al Safdi, Salah ul Din Khlil bin aibk, Alwafi bil wafiyat, Dar Ihya ul turas alarabi, 2000AD,p.63

11 جامی، عبد الرحمن، مولانا: **نفحات الانس**، ص۸۹۸،

Jami, Abdul Rahman, Moulana, Nafhat ul Uns, p.898

12 نعمانی، شبلی، مولانا: **شعر العجم**، ج۵، ص۱۱۲

Shibli, Noumani, moulana, sher ul ajam, vol.5, p.112

13 القمری، شہاب الدین احمد بن محمد: **نفح الطیب**، دار صادر، بیروت، لبنان، ۱۹۰۰ء، ج۴، ص۳۰۴

Al qamri, Shihaab ul Din Ahmad bin Muhammad, Naf hul alteeb, Dar sadir, beroot, Lubnan, 1900AD, vol.4,p.304

14 الصفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک: **الوافی بالوفیات**، ص۳۷

Al Safdi, Salah ul Din Khlil bin aibk, Alwafi bil wafiyat,

15 الاندلسی، ابو الخطاب عمر بن حسن: **المطرب من اشعار اهل المغرب**، دار لعلم للجمیع للطباعتہ والنشر والتوزیع، بیروت۔ لبنان، ۱۹۵۵، ص:۳۰

Al Andulsi, abu al Khitab Umer bin Hassan, Almutarrab min Ashaar ahlil magrab, darul Ilm liljameea lil tabaa wannshar waltozee, Beroot, Lubnan, 1955AD,p.30

16 ایضاً ، ص۱۳۹

Ibid,p.139

17 ایضاً، ص۳۰۷

Ibid,p.139

18 القمری، شہاب الدین احمد بن محمد: **نفح الطیب**، ج۴، ص۳۰۷

Al qamri, Shihaab ul Din Ahmad bin Muhammad, Naf hul alteeb,

19 الکحالہ، عمر رضا: **اعلام النسافی عالمی العرب والعجم**، المطبہ موسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۰۴ء، ج۲، ص۳۱۸

Al kuhala, Umer Raza, Aelam ul Nisa fi aalmi alarab wal ajam, Almatba muassisatur risala, Beroot, 1904AD, vol.2,p.318

20 السیوطي، جلال الدین: **نزهة الجلساء في اشعار النساء**، مکتبۃ القرآن، (ت، ن)، ج۱، ص۶۵

Al Sayooti, Jalal ul Din, nuzhatul julasa fi ashaar in nisa, Maktaba tul Quran, vol.1,p.65

21 ایضاً، ص۳۵۷

Ibid, p.357

22 الخطیب العمری، یاسین بن خیر اللہ بن محمود بن موسی: **اعلام النسا**، ج۳، ص۲۱۰

Al Kateeb al umri ,Yaseen bin Khyraullah bin Mahmood bin Musa, Alaam alnisa, vol.3,p.210

23 آسی، عبد الباری: **تذکرۃ الخواتین**، نولکشور لکھنو، ۱۹۲۷، ص۲۷۵

Aasi abdul bari, Tazkiratul Khwateen, Nulkashoor,Lakhnoo,1927AD, p.275

24 نعمانی، شبلی، مولانا: **شعر العجم**، ج۵، ص۲۷

Shibli, Noumani, moulana, sher ul ajam, vol.5, p.27

[25] سندھی، عبدالمجید، ڈاکٹر: **پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں**، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۴ء، ص ۳۵

Sindhi, Abdul Majeed, Doctor, Pakistan min Sufiyana tehreekin, Sungmeel publications, Lahore,1994AD,p.35

[26] محدث، دہلوی، عبدالحق، شیخ: **اخبار الاخیار**، دہلی، مطبع مجتبائی، ۱۳۳۲ھ، ص ۶۷۷

Muhadith Dehlvi, Abdul Haq, Sheikh, Akhbar ul Akhyar, Dehli, matba mujtbai, 1332AH, p.677

[27] ندوی، عبدالقیوم، مولانا: **باکمال مسلمان عورتیں**، مکی دار لکتب لاہور، ۲۰۰۴ء، ص، ۱۵۵

Nadvi, Abdul Qayoom, Molaana, Bakamal muslman Khwateen, Makki dar ul kutub, Lahore, 2004 AD,p.155

[28] محمد عباس، مولوی: **مشاہیر نسواں**، نولکشور لکھنو، (ت، ن)، ص ۲۱۸

Muhammad Abbas, Molvi, Mshaheer niswan, nolkashoor, lakhnoo, p.218

[29] فاطمہ قیصری ریحانہ: **تحفہ دل**، برقی پریس بھوپال، ۱۹۵۲ء، ص ۹۷

Fatima Qasri Rehana, Tuhfa dil, Barqi press, Bhopal, 1952AD,p.97

[30] ایم سلطانہ: **پاکستانی ادبیات میں خواتین کا کردار**، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۹۶ء، ص ۷۲

M Sultana, Pakistani adbiat min Khwateen ka kirdar, allama Iqbal open university, Islamabad, 1996AD, p.72

[31] **ماہنامہ فاران**، کراچی، جون ۱۹۷۱ء، ص ۱۷

Mahnama Faran, Karachi, june 1971 AD, p.17

[32] ندوی، ابوالحسن، سید: **خواتین اسلام اور دین کی خدمت**، مکتبہ اسلام، لکھنؤ، (ت، ن)، ص ۴۷

Nadvi, abu al hasan, sayed, Khwateen islam or deen ki Khidmat, maktaba islam, Laknoo, p.47

[33] ندوی، ابوالحسن، سید: **پرانے چراغ**، کراچی، ۱۹۸۱ء، ج ۲، ص ۲۳۰

Nadvi, abu al hasan, sayed, purany charag, Karachi, 1981AD, vol.2,p.230